WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حدِ وفا

از

ایمن شاہد

www.novelsclubb.com

حدِ وفا قسط نمبر 3

بقلم ایمن شاہد

پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول۔

کاکول (کاکول) ایک گاؤں ہے جو تحصیل اور ضلع ایبٹ آباد میں 1300 میٹر کی بلندی پر، ایبٹ آباد شہر کے مرکز سے 5 کلو میٹر شمال مشرق میں ٹھنڈی پانی پہاڑیوں کے قریب واقع ہے۔ایبٹ آباد پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک ضلع ہے۔ آبادی 30,000 کے لگ بھگ ہے۔یہ پاکستان ملٹری اکیڈمی (PMA) کے لیے بھی مشہور ہے، جسے PMA کاکول بھی کہا جاتا ہے، یعنی پاکستان آرمی کی

www.novelsclubb.com

آفیسر ٹریننگ اکیڈمی۔ گاؤں کے ساتھ قربت کی وجہ سے پی ایم اے کے پچھلے گیٹ کو کاکول گیٹ کا نام بھی دیا گیا ہے۔

افسر بننے کے لیے کیڈٹس کو دو سالہ فوجی تربیتی پروگرام سے گزرنا پڑتا ہے۔

پاکستان ملٹری اکیڈمی (PMA) پاک فوج کے ساتھ ساتھ اتحادی ممالک کے جنٹلمین کیڈٹس (آفیسر کیڈٹس) کو تربیت فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اکیڈمی چار تربیتی بٹالین اور 16 کمپنیوں پر مشتمل ہے۔

پی ایم اے بین الاقوامی سطح پر بہت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ ہر سال 34 سے زائد ممالک سے تقریباً 2,000 مدعو مہمانوں کی میزبانی کرتا ہے۔ پاکستان کے کئی قریبی اتحادی اپنے کیڈٹس اور افسران کو پی ایم اے میں جدید فوجی نظریے کی اعلیٰ ترین تربیت حاصل کرنے کے لیے بھیجنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ عسکری تعلیم اور تربیت کے لیے ایک اعلیٰ ادارے کے طور پر اکیڈمی کی ساکھ کو ظاہر کرتا ہے۔

الارم کی آواز پر وہ اٹھ بیٹھا۔ ساتھ والے بستر پر موحد سو رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چنگھاڑتے ہوئے الارم کا گلا گھونٹا اور موحد کو جگانے کے لیے آواز دینے کے بعد وہ پاؤں میں سلیپر اڑس کر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔ وہ وضو کر کے واپس آیا تو موحد ابھی تک ویسے ہی بستر پر پڑا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد اس نے دوبارہ اس کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ آخر کار وہ اس کو ایسے ہی چھوڑتے ہوئے یونیفارم پہننے واش روم کی طرف چلا گیا۔

"موحد اٹھ جا یار۔ کیوں انسٹرکٹر سے انسلٹ کروانے پر تلا ہوا ہے۔ پانچ بج چکے ہیں۔ میں جا رہا ہوں میرا پہلے ہی دن سزا بھگتنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" وہ اس کے اوپر سے کمبل کھینچتا ہوا دبی آواز میں بولا۔ اونچی آواز میں بولنے کی اجازت نہیں تھی

اور سینیئرز کا کیا پتہ وہ کب باہر موجود ہوں۔وہ چلا گیا تو موحد ہڑ بڑا کر اٹھا۔اپنا یونیفارم اٹھایا اور چپل پہنے بغیر ہی واش روم کی طرف دوڑ لگا دی۔

ضرار پریڈ گراؤنڈ میں پہنچا تو باقی کیڈٹس بھی آ چکے تھے۔انسٹرکٹر نے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور ساتھ ہی اس کی چنگھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیڈٹ نمبر 18 آپ کا دوسرا ساتھی کہاں ہے؟"گھورتی نظریں ضرار پر جمی ہوئی تھیں۔

"سر۔۔۔وہ سو رہا ہے۔"اس نے تھوک نگلا اور ساتھ ہی ساتھ موحد کو دل میں سو صلواتیں بھی سنا ڈالیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اس کو اٹھایا نہیں؟ جائیں اور اس کو لے کر آئیں۔"ایک دفعہ پھر سے انسٹرکٹر کی دھاڑ سنائی دی اور وہ ہڑ بڑا کر اندر کی طرف بھاگا البتہ دل میں اس کے

ساتھ نمٹنے کا بھرپور ارادہ کر چکا تھا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا تو موحد صاحب جلدی جلدی شوز پہننے میں مصروف تھے۔

"جلدی چلو انسٹرکٹر تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور ہاں تم سے تو میں بعد میں نمٹوں گا۔" اس کو چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دھمکی دینا نہیں بھولا تھا۔ وہ دونوں اب ایک ساتھ آکر سب سے آخر میں کھڑے ہو چکے تھے۔

"آپ دونوں ابھی اور اسی وقت اس گراؤنڈ کے پانچ چکر لگائیں گے۔ یور ٹائم سٹارٹس ناؤ۔" ان کو سزا سناتے ہوئے اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور جانے کو کہا۔

"موحد قسم لے لے۔ تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں ذلیل انسان۔ کب سے تجھے اٹھا رہا تھا لیکن مجال ہے جو میری سنی ہو تو نے۔ تیری وجہ سے مجھے بھی سزا بھگتنی پڑ رہی ہے۔" وہ بھاگتے جا رہے تھے اور ضرار پھولے ہوئے تنفس کے ساتھ اس کو کہہ رہا تھا۔

اسلام آباد میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج۔

اسلام آباد میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج سال 2007 میں قائم کیا گیا تھا اور یہ شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل یونیورسٹی سے منسلک ہے، جسے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے تسلیم کیا ہے اور وزارت صحت، حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے۔ یہ دندان سازی کے چھ شعبوں میں BDS ،MBBS، پوسٹ-RN BSN، DPT، BS-MLT، پوسٹ گریجویٹ پروگراموں کے لیے پہچانا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کا آج کالج میں پہلا دن تھا اور وہ دونوں ہی بہت پرجوش تھیں۔ آخر کار وہ اپنے خواب کی تعبیر حاصل کرنے والی تھیں۔ گو کہ ابھی سفر کا آغاز تھا لیکن یہ وقت بھی گزر ہی جانا تھا۔ ہاسٹل کا مسئلہ نہیں بنا تھا ان کو چونکہ عبیر کے بابا کا اپنا فلیٹ تھا تو ان دونوں نے وہیں رہنا تھا۔

"عائمہ جلدی کرو یار۔ کہیں ہم کلاس کے لیے لیٹ نہ ہو جائیں۔" عبیر جلدی جلدی اپنا نقاب باندھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"حوصلہ کر لو لڑکی۔ ٹینشن کیوں لیتی ہو ابھی بہت ٹائم ہے۔" اس نے تسلی آمیز انداز میں کہا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں تیار ہو کر کالج کے لیے نکلیں۔ کالج ان کے فلیٹ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ پیدل بھی آ جا سکتی تھیں۔ ان دونوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ کالج پہنچ کر انہوں نے گردن اونچی کر کے عمارت کو دیکھا تو آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی۔ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں ان کے خوابوں کی تعبیر ملتی ہے اور بلاشبہ ایسے لوگ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں۔

وہ ایک بہت ہی خوبصورت جگہ پر موجود تھی۔ ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے اور رنگ برنگی تتلیاں اڑ رہی تھیں۔ ایک طرف آبشار گرتی دکھائی دے رہی تھی۔ آسمان پر روئی کے گالوں جیسے بادل تھے۔ خود اس نے سفید رنگ کا فراک زیب تن کیا ہوا تھا جو اس کے پیروں کو چھو رہا تھا۔ سر پر تازے پھولوں کا بنا ہوا تاج موجود تھا جن پر تتلیاں آکر بیٹھتی اور اڑ جاتیں۔ ابھی وہ اس منظر کو دیکھ رہی تھی جب سامنے سے وہ آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ بھاگتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔ وہ اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہاں وہ اپنی خوبصورت شہزادی کو دیکھ رہا تھا جو سفید لباس میں کوئی حور لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

شہزادے کی مسکراہٹ پہلے سے زیادہ دلکش لگ رہی تھی۔ شہزادی نے دل میں سوچا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی ایک دم ہر طرف آندھی چلنے لگی۔ سارا باغ تباہ ہو گیا اور تتلیوں کے پر ٹوٹ ٹوٹ کر گھاس پر گرنے لگے۔ جب غبار چھٹا تو ہر چیز تباہ ہو چکی تھی اور وہ۔۔۔ وہ بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ روتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

رہنے کو سدا دہر میں آتا نہیں کوئی
تم جیسے گئے ایسے بھی جاتا نہیں کوئی

www.novelsclubb.com

"پہلے موحد اور پھر عبیر بھی اسلام آباد چلی گئی۔دونوں ہوتے تھے تو رونق لگائی رکھتے تھے۔"امل گلنار بیگم کے ساتھ مل کر ناشتہ بنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہی تھی۔

"سہی کہہ رہی ہو بیٹا! میں تو خود بہت مس کر رہی ہوں دونوں کو۔ عبیر کی تو ہر وقت فکر رہتی ہے پتہ نہیں وہاں سہی سے کچھ کھاتی بھی ہو گی یا نہیں؟"انہوں نے اداسی سے کہا۔

"ماما کیوں پریشان ہوتی ہیں؟ عائمہ کو میں وقتاً فوقتاً کہتا رہتا ہوں کہ اپنے ساتھ ساتھ عبیر کا بھی خیال رکھا کرے۔"احد جو کچن میں انٹر ہوتے ان کی باتیں سن چکا تھا۔اس نے ان کو تسلی آمیز انداز میں کہا۔وہ دونوں اس کی آواز پر ایک ساتھ مڑیں۔وہ ایک ہاتھ میں بیگ پکڑے اور دوسرے بازو پر کوٹ لٹکائے آفس جانے کے لیے تیار تھا۔

"ہممممم۔" وہ صرف ہنکارا بھر کر رہ گئیں۔ جبکہ احد اور امل نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔ جانتے تھے کہ وہ ان دونوں کو کتنا یاد کرتی ہیں۔

"اچھا نا ماما۔ پلیز اداس تو مت ہوں ورنہ ہم بھی اداس ہو جائیں گے۔" امل نے ان کو گلے لگایا۔

"میرا بچہ نہیں ہوتی میں اداس بس تم خوش رہو اور اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی بہو کو کہا جو پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ ایک نظر بیٹے پر ڈال کر انہوں نے بے ساختہ دل میں ان کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی!

احد ناشتہ کر کے آفس جا چکا تھا۔ وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہیں تھیں جبکہ سکرین پر کوئی مارننگ شو چل رہا تھا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی تو امل نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی کی آواز بند کی اور فون کان کو لگایا۔

"السلام علیکم۔کیسی ہیں آپ ڈاکٹر صاحبہ۔"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وعلیکم السلام۔الحمد للہ میں بالکل ٹھیک بھابھی۔آپ کیسی ہیں؟بھائی کیسے ہیں؟ اور ماما بابا کیسے ہیں؟"فون کے دوسرے پار سے اس کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی۔

"صبر کر جاؤ لڑکی۔سانس تو لے لو۔اتنے سوال ایک ساتھ؟"وہ اس کی جلد بازی پہ مسکرائی۔

گلنار بیگم نے امل کو کہا تو اس نے فون سپیکر پر ڈال کر ٹیبل پر رکھا۔اب وہ دونوں اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی عبیر کو نصیحتیں بھی جاری تھیں۔دوسری طرف عبیر مسکراتے ہوئے ان کو تسلی دے رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ پر لگا کر گزرتا جا رہا تھا۔آج ان کو پی-ایم-اے گئے ہوئے چھ ماہ گزر چکے تھے اور یوں لگتا تھا کہ وہ دونوں گھر کی رونق بھی ساتھ ہی لے گئے ہیں۔گھر کے در و دیوار ان کی آوازیں،ان کی لڑائیاں،ان کی نوک جھونک سننے کو بے تاب نظر آتے تھے۔یہ اتوار کی ایک صبح تھی۔چھٹی ہونے کی وجہ سے سب تسلی سے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔سربراہی کرسی پہ حسن صاحب ان کے دائیں جانب گلنار بیگم جبکہ بائیں جانب احد بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ ہی امل بیٹھی تھی۔

"موحد کو چھٹی کب تک ملے گی؟بہت مس کر رہا ہوں میں اس کو۔"احد نے جوس کا گلاس واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا سب کی نظریں آواز کے تعاقب میں لاؤنج کے دروازے کی جانب مڑیں۔

www.novelsclubb.com

"واہ واہ کیا بات ہے لوگ ہمیں یاد کر رہے ہیں۔پہلے تو ڈانٹنے سے ہی فرصت نہیں ملتی تھی۔سہی کہتے ہیں انسان نظروں سے غائب ہو تو ہی اس کی قدر و قیمت کا اندازہ

ہوتا ہے۔" وہ آتے ہی اپنے ازلی انداز میں شروع ہو کر گھر کے نفوس کے ساتھ ساتھ اس گھر کے در و دیوار کو بھی اپنی آمد کی خبر کر چکا تھا۔ سب لوگ اس کو حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ سب سے پہلے حسن صاحب اٹھے اور اس کو گلے سے لگایا۔ باری باری سب سے ملنے کے بعد وہ امل کے سامنے والی کرسی سنبھال چکا تھا۔

"تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تم آج آنے والے ہو؟" احد نے بیٹھتے ہی بات کا آغاز کیا۔

"اگر بتا دیتا تو آپ لوگوں کی چہرے پر آنے والی خوشی کیسے دیکھتا؟ اور سب سے بڑی بات مجھے یہ کیسے پتہ چلتا کہ لوگ مجھے مس کر رہے تھے۔" آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں جبکہ صاف اشارہ احد کی بات کی طرف تھا جو وہ کچھ دیر پہلے سن چکا تھا۔

"ہاں تو؟" احد نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"بھابھی دیکھ رہی ہیں نا آپ ان کو۔" اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"احد نہیں تنگ کریں۔ پہلے ہی وہ اتنے ٹائم بعد آیا ہے۔ کچھ دن تو سکون سے گزارنے دیں۔" امل نے بھی اپنے دیور کی سائیڈ لیتے ہوئے مصنوعی خفگی سے کہا۔ موحد نے اس کو فاتحانہ نظروں سے دیکھا گویا کہہ رہا ہو کچھ کہہ کہ تو دکھائیں؟ اب تو بھابھی بھی میری ٹیم میں ہیں۔ جبکہ احد محض نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔ اسی طرح خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

"ہمارا گھر کتنا خالی ہو گیا نا؟ پہلے امل رخصت ہو کر چلی گئی اور اس کے کچھ ہی دن بعد ضرار بھی چلا گیا۔" انہوں نے اداسی سے کہا۔

"بیگم کیوں پریشان ہوتی ہیں۔ آپ بس دعا کیا کریں کہ اللہ ہمارے بچوں کو خوش رکھے اور ان کو ڈھیروں کامیابیوں سے نوازے۔" انہوں نے اخبار فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھی اور ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

"آمین۔ آمین۔ آپ کے آفس چلے جانے کے بعد تو یہ گھر مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔" قریب تھا کہ وہ رو دیتیں۔

"ماما، بابا۔" انہوں نے آواز پر ایک جھٹکے سے گردن موڑی۔ تو دروازے کے بیچ و بیچ وہ اپنا بیگ کندھے پر اٹھائے کھڑا تھا۔ فوجی کٹ بال اس کو مزید دلکش بنا رہے تھے۔

جی ہاں! ضرار نے بھی موحد کی طرح ان کو سرپرائز دیا تھا جو یقیناً موحد کے ہی خرافاتی دماغ کا آئیڈیا تھا۔

""""میرا بچہ۔" ہاجرہ بیگم دیوانہ وار اس کی طرف لپکیں۔اظہر صاحب بھی مسکراتے ہوئے کھڑے ہوئے۔انہوں نے اس کو سینے سے لگا رکھا تھا وہ کبھی اس کا منہ چومتیں اور کبھی ماتھے پر بوسہ دیتیں۔

"بس کر دیں بیگم۔ہمیں بھی تو ملنے دیں نا اپنے بیٹے سے۔" اظہر صاحب کہتے ہوئے آگے بڑھے۔

"بابا۔" ہاجرہ بیگم کو چھوڑ کر اب وہ ان کی طرف بڑھا۔

"جیتے رہو جوان۔" انہوں نے اس کو گلے لگایا اور اس کا کندھا تھپتھپایا۔وہ مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سب لان میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے۔ موحد ان سب کو اپنے کارنامے سنا رہا تھا۔ جو اس نے پی-ایم-اے میں سرانجام دیے تھے اور باقی سب ہنس رہے تھے۔

"کتنا اچھا ہوتا نا اگر عبیر بھی یہاں ہوتی۔ میرا تو دل ہی نہیں لگ رہا قسم سے۔" موحد نے بے چاری شکل بنا کر کہا۔

"ہاں تمہیں کوئی لڑنے کیلئے نہیں مل رہا نا اسی لیے۔" احد نے اس کی بات کا جواب دیا۔

"آپ سب تو بہت ہی بورنگ ہیں۔ میں تو گھر میں مزے کرنے آیا تھا لیکن ایسا لگ رہا کہ کہیں کل ہی واپس نہ جانا پڑے۔" شکل پر بارہ بجے ہوئے تھے۔

"السلام علیکم۔ ایوری ون۔" آواز پر وہ سب چونکے۔ دیکھا تو عبیر چلتی ہوئی ان کے پاس پہنچ چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وعلیکم السلام۔"سب نے مشترکہ سلام کا جواب دیا۔سب سے پہلے وہ احد سے ملی اس کے بعد حسن صاحب سے۔

"کتنی کمزور ہوگئی ہو بیٹا۔کھانے پینے کا دھیان نہیں رکھتی نہ؟"گلنار بیگم نے اس کو گلے لگاتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

"ماما کیوں ٹینشن لیتی ہیں؟کچھ نہیں ہوا مجھے۔الحمدللہ بالکل فٹ ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے تسلی دی۔اتنے میں اس کی نظر موحد پر پڑی۔

"بھائی آپ کب آئے؟"وہ دوڑتے ہوئے اس کے سینے سے لگی۔

"میں آج صبح ہی پہنچا ہوں۔تمہارے بغیر تو دل بھی نہیں لگ رہا تھا۔اگر تم آج نہ آتی تو میں صبح واپس جانے کا بھی سوچ چکا تھا۔"اس نے عبیر کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔اس سے الگ ہو کر وہ امل سے ملی۔

"گڑیا صبح سے اس نے کسی کو تنگ نہیں کیا نا اسی لیے تمہیں یاد کر رہا تھا۔" امل کی بات پر سب کا قہقہہ گونجا جبکہ موحد آنکھیں گھما کر رہ گیا۔

عائمہ گھر پہنچی تو سعدیہ بیگم کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔

"السلام علیکم ماما۔" اس نے پیچھے سے ان کے گلے میں بانہیں ڈالی۔

"وعلیکم السلام۔ میرا بچہ آگیا۔ خیریت سے پہنچ گئی کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا نہ؟" انہوں نے اس کو اپنے اندر بھینچا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ماما۔ کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔" وہ ان کی فکر پر مسکرا دی۔

چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ۔ تمہاری پسند کا کھانا بنایا ہے آج میں نے۔" اپنی آمد کی خبر وہ ان کو پہلے ہی دے چکی تھی اسی لیے انہوں نے اس کی پسند کا کھانا تیار کیا تھا۔

"بابا کب تک آئیں گے؟" وہ جاتے جاتے پلٹی۔

"آنے ہی والے ہوں گے بس۔" انہوں نے ہانڈی میں چمچ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بابا آگئے۔" اتنے میں ڈور بیل بجی تو وہ جو فریش ہونے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ اپنا ارادہ ترک کرتی گیٹ کی جانب لپکی۔ جبکہ وہ پیچھے سے مسکرا دیں۔

"ویسے آپ سب نے غور کیا کہ صبح جب ہم موحد کو یاد کر رہے تھے تو اسی وقت وہ آگیا اور شام میں جب عبیر کو یاد کیا تو وہ بھی آگئی۔" سب شام کے کھانے کیلئے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ جب امل نے بات شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ بہت غفور و رحیم ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہمارے منہ سے نکلی دعا کو فوراً قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ قبولیت میں دیر کر کے اپنے بندے کو آزماتا ہے۔" احد نے اس کی بات کے جواب میں کہا۔

"اور بھائی آپ کو پتہ ہے جب کسی کی دعا ایسے فوراً قبول ہو جائے تو وہ شکر ادا کرنے کی بجائے کہنے لگتا ہے کہ کاش میں وہ دعا مانگ لیتا تو وہ بھی پوری ہو جاتی۔ اور یہ اس رب کی ناشکری ہی تو ہے جو ہم قبول ہونے والی دعا پر شکر ادا کرنے کی بجائے شکایتیں کرنے لگتے ہیں۔" عبیر نے مزید اضافہ کیا۔

"ہاں بچے۔ اسی لیے تو قرآن پاک میں بھی اللہ فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: "بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔" احد نے قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے بات مکمل کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا میں کل امی کی طرف جانا چاہتی ہوں کچھ دن رہنے کے لیے۔" تھوڑی دیر بعد امل نے حسن صاحب سے پوچھا۔

"بیٹا آپ احد سے اجازت لے لو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔" حسن صاحب نے شفقت سے کہا۔

"انہوں نے تو اجازت دے دی تھی میں نے سوچا کہ ایک دفعہ آپ سے بھی پوچھ لوں۔" اس نے احد کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔ وہ سب جانتے تھے کہ ضرار بھی آیا ہوا ہے تو وہ اس کے ساتھ بھی کچھ ٹائم گزارنا چاہتی ہے۔

---

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

امل کی آمد کا سن کر وہ بے حد خوش ہوا۔ وہ دونوں ناشتے سے فارغ ہو کر لان میں رکھی کرسیوں پر آ بیٹھے۔ موسم تبدیل ہو رہا تھا۔ ہوا میں خنکی بڑھ چکی تھی۔ کرسیوں پر ہلکی ہلکی دھوپ پڑ رہی تھی۔ جو طبیعت پر خوشگوار اثر ڈال رہی تھی۔

"کیسی جا رہی ہے تمہاری ٹریننگ؟" امل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت زبردست آپی۔" وہ بھی جواباً مسکرایا۔

"کوئی مشکل تو نہیں ہوتی نا؟ صحت دیکھو اپنی کتنا کمزور ہو گئے ہو۔" اب کے وہ فکر مندی سے گویا ہوئی۔

"آپی، آپی۔۔۔ میری بات سنیں۔ کچھ بھی نہیں ہوا مجھے بالکل فٹ تو ہوں میں۔" اس نے اس کے ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے تسلی دی۔ اس نے بے ساختہ ہی اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کی نظر اتاری۔

"ابھی ٹریننگ میں اور کتنا ٹائم باقی ہے؟" امل نے بات کا رخ موڑا۔

"کچھ ہی مہینے رہتے ہیں اس کے بعد پاس آؤٹ ہو جائیں گے۔" چہرے پر الوہی سی چمک تھی۔

ضرار کو کسی کا فون آیا تو وہ معذرت کرتا ہوا سائیڈ پر چلا گیا جبکہ امل سوچوں میں ڈوب چکی تھی۔اب وہ اس کے آرمی میں جانے کے فیصلے کے خلاف تو نہیں تھی البتہ دل کبھی کبھار یونہی اداس ہو جایا کرتا تھا۔وہ آرمی میں تھا، جہاں ہر وقت جان چلے جانے کا اندیشہ اور پھر وہ اس کا اکلوتا اور لاڈلا بھائی تھا!

وہ سب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔احد کو بھی موحد نے ضد کر کے آفس سے چھٹی کروا رکھی تھی وہ بھی اب ان کے ساتھ ہی موجود تھا۔سب موحد کی جانب متوجہ تھے جس کی نہ ختم ہونے والی باتوں کا سلسلہ جاری تھا۔یوں لگتا تھا جیسے کوئی

اس کو چابی دینے کے بعد بند کرنا ہی بھول گیا ہو۔ وہ اپنے پی-ایم-اے میں کیے جانے والے کارنامے سنا رہا تھا اور باقی سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

"اچھا آپ سب کو ایک اور قصہ سناتا ہوں۔" وہ ایک دفعہ پھر سے شروع ہوا۔

چند ماہ قبل (پی-ایم-اے کا کول):

تمام کیڈٹس اس وقت میس میں کھانا کھا رہے تھے۔ سینیئرز بھی وہیں موجود تھے۔

"یار ایک تو یہ سینیئرز کے ساتھ پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے جب دیکھو سزا دینے پہنچ جاتے ہیں۔" وہ دونوں بھی کھانا کھا رہے تھے جب موحد نے منہ بنا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چپ کر جا یار۔ سن لیں گے وہ۔" ضرار نے اس کو دبی آواز میں تنبیہہ کی۔ لیکن وہ موحد ہی کیا جو سن لے۔ وہ تو نان سٹاپ شروع ہو چکا تھا یہ جانے بغیر کے اس کے عین پیچھے بیٹھا ہوا سینیئر اس کی جانب ہی متوجہ ہے۔

"یو! سٹینڈ اپ۔" سینیئر نے وہیں بیٹھے بیٹھے گردن گھمائی اور موحد کی طرف اشارہ کر کے غصے سے کہا۔

"یہ میری زبان ہی مجھے مروائے گی کسی دن۔" وہ بڑبڑاتا ہوا کھڑا ہوا اور مؤدب انداز میں ہاتھ پیچھے باندھ لیے۔

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے تم؟" اب کے طنزیہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر ابھری۔

www.novelsclubb.com

"سوری سر۔" موحد منمنایا۔

"ڈونٹ یو نو؟ پی۔ایم۔اے میں نو سوری، نو تھینک یو۔ او نلی یس سر اینڈ او کے سر۔" رعب جماتا ہوا لہجہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یس سر۔" اب کے وہ زرا اونچی آواز میں بولا۔

"ہمممم گڈ۔ اوکے تو اب اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھاؤ اور اس کو آدھا پانی سے بھرو۔" وہ حکم دیتے ہوئے بولا۔ موحد نے چپ چاپ ویسا ہی کیا۔ آگے سے بولنے کا مطلب اپنی شامت کو خود آواز دینا۔

"ہو گیا سر۔" اس نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اب اس میں سالن ڈالو۔" اگلا حکم دیا گیا۔

"یس سر۔" وہ اب خود کو کوس رہا تھا۔

"اب کیچپ والی بوتل اٹھاؤ اور اس میں ڈال کر مکس کرو۔" اس نے ہاتھ باندھے اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اب اس کو اٹھاؤ اور دو منٹ میں ختم کرو۔" جب وہ ڈال چکا تو اس نے سرد لہجے میں کہا۔

موحد کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

وہ اس کی جانب ہی متوجہ تھا۔ موحد نے گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں اس کو اندر انڈیلا۔ سینیئر ز کے میس سے نکلتے ہی اس نے کمرے کی طرف دوڑ لگادی۔ روم میں پہنچتے ہی اس کو وومٹنگ شروع ہو چکی تھی۔

اپنی بات مکمل کرنے کے بعد موحد نے ان کی طرف دیکھا تو سب لوگ چہرے پر دکھ سجائے اس کو دیکھ رہے تھے جبکہ ان کی آنکھیں بالکل بھی اس مصنوعی دکھ کا حصہ نہیں لگ رہی تھیں۔

"اللہ اللہ۔ بھائی آپ نے تو حد کر دی۔" عبیر کا قہقہہ گونجا۔ احد نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ موحد جوان کے یوں مسکرانے پر منہ بنا کر بیٹھ گیا تھا۔ یکدم ہی اس نے

www.novelsclubb.com

بھی قہقہہ لگایا۔گلنار بیگم نے ان کی نظر اتاری اور دل میں ان کو یوں ہی مسکراتے رہنے کی دعا دی۔

جبکہ قسمت دور کھڑی مسکرائی تھی!

"ماما۔ماما۔۔۔کہاں ہیں آپ؟" وہ دوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔اچانک اس کا پاؤں اٹکا اس سے پہلے کہ وہ گرتی سامنے سے آتے موحد نے اس کو تھام لیا۔

"کیا ہو گیا ہے چڑیل؟ کہاں جا رہی ہو اتنی جلدی میں؟ ابھی گر جاتی نا پھر لگ پتہ جانا تھا تمہیں۔" موحد نے اس کو جلدی میں دیکھ کر ڈپٹا۔

www.novelsclubb.com

"گری تو نہیں نا؟ جب تک میرے بھائی ہیں نا مجھے سنبھالنے کے لیے مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔" ایک ادا سے کہتے ہوئے وہ سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔

"ہم نے ساری زندگی تو نہیں نا بٹھا کے رکھنا تمہیں۔" اس نے سنجیدگی کی ہر حد پار کرتے ہوئے کہا جبکہ آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔

"کیا مطلب بھائی؟" وہ جو اس کی آنکھوں میں ناچتی شرارت نا دیکھ سکی تبھی حیرت سے پوچھ بیٹھی۔

"تمہیں رخصت ہو کے اگلے گھر بھی تو جانا ہے نا چڑیل۔" اس نے لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ کو دبایا۔

"بھائییییییی۔۔۔ کیا ہے آپ کو؟" وہ روہانسی ہوئی۔

"ویسے نا مجھے تو اس بے چارے پہ ترس آرہا ہے ابھی سے۔ کیا بنے گا اس کا؟" اس نے مصنوعی آنسو صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ۔۔۔ چلیں خیر ہے کرتے رہیں افسوس۔ مجھے بھی اس لڑکی سے ہمدردی ہو رہی ہے جو میری بھابھی بن کے اس گھر میں آئے گی۔" عبیر نے بھی اس کی شرارت بھانپتے ہوئے اس کو اسی کے انداز میں جواب دیا۔

جبکہ وہ جو توقع کر رہا تھا کہ اب اس کو احد کو شکایت لگانے کی دھمکی دی جائے گی۔

اس کی بات پر موحد کا منہ حیرت سے کھلا۔

"چچچچچ۔۔۔۔ کیسے برداشت کرے گی وہ آپ کو؟ اس کی تو ہمت کو داد دینی پڑے گی۔" عبیر نے مسکراہٹ کو روکتے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

"چڑیل یہ تم ہی ہو نا؟" اس کی تو حیرت ہی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"بھائی منہ تو بند کر لیں۔ مکھی چلی جائے گی۔" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے اس کی حالت کا مزہ لیا۔

اب ہی تو اس کو موقع ملا تھا موحد کو تنگ کرنے کا!

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رکو تم۔ تمہیں میں بتاتا ہوں۔" وہ اس کے پیچھے لپکا۔

وہ جو اس سے چند سیڑھیاں اوپر کھڑی تھی۔ اس نے بھی واپس اوپر کی طرف دوڑ لگا دی۔

گھر کے درودیوار ان کے قہقہوں اور آوازوں کو اپنے اندر جذب کر رہے تھے۔ پھر نا جانے کتنے وقت تک انہوں نے ان دو نفوس کی آوازوں کو ترسنا تھا!

---

www.novelsclubb.com

وہ ابھی واش روم سے شاور لے کر نکلا تو اس نے اپنے فون کو بجتے پایا۔ سکرین پر جگمگ کرتے نام کو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ وہ محض نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں بول۔اب کیا یاد آگیا تجھے۔"اس نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

"یار آج کہیں باہر گھومنے کا پلان بناتے ہیں۔میں تو بور ہو گیا ہوں۔"مقابل کی بات سن کر اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"یہ تجھے سارے دن میں کون سے دورے پڑتے رہتے ہیں۔جس دن سے گھر آیا ہے روز کہیں نا کہیں گھومنے ہی جاتا ہے۔کہہ تو ایسے رہا ہے جیسے اس دن کا گھر میں تجھے قید کر کے رکھا ہوا ہے۔"اس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا یار نہیں ہے۔چلتے ہیں نا کہیں۔یہی تو دن ہیں گھومنے کے۔پھر پی-ایم-اے والوں نے قید ہی تو کر لینا ہے مجھ معصوم کو۔"اس نے دہائی دی۔

"ڈرامے تھوڑے کیا کر۔سب جانتا ہوں کتنا معصوم ہے تو۔"ضرار برش سے اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے اس کو سنائی۔

"اور کیا معصومیت میرے پر ہی تو ختم ہوتی ہے۔" موحد نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔۔۔سب پتہ ہے مجھے۔ تیری اسی معصومیت نے پی-ایم-اے والوں کی ناک میں دم کر کے رکھا ہوا تھا۔" وہ بھی کہاں ادھار رکھنے والا تھا۔

"اچھا نا چھوڑ۔ تو تو سیریس ہی ہو گیا ہے۔ میں جو بات کر رہا تھا اس کا جواب دے۔" وہ اس کو واپس مدعے پہ لاتا ہوا بولا۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں آج فیملی کے ساتھ چلتے ہیں آؤٹنگ کے لیے۔ بہت گھوم لیا اکیلے۔ ہم ان کے ساتھ ہی تو وقت گزارنے کے لیے گھر آئے تھے۔" اس نے پلین ترتیب دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چل ٹھیک ہے۔ تو بھی بتا گھر والوں کو۔ میں بھی چلا سب کو آگاہ کرنے۔" اس نے کہتے ساتھ ہی ٹھک سے فون رکھ دیا۔

جبکہ ضرار فون کو گھور کر رہ گیا یوں جیسے وہ سامنے ہی موجود ہو۔

رات کا آدھا پہر تھا۔ جہاں سب لوگ اس وقت خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے وہیں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اس پہر اپنی نیند قربان کر کے اپنے رب سے ملاقات کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ یہی وہ پہر ہے جب رب العزت ساتویں آسمان پر تشریف لاتا ہے اور کہتا ہے، ہے کوئی مجھے پکارنے والا؟ تاکہ میں اس کی پکار سنوں۔

www.novelsclubb.com

ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا؟ تاکہ میں اس کو نواز سکوں۔

ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا؟ تاکہ میں اس کو بخش دوں۔

وہ وضو کر کے باہر نکلی تو دوپٹہ نماز اسٹائل میں چہرے کے گرد لپٹا ہوا تھا۔اس نے جائے نماز کو قبلہ رخ بچھایا اور اپنے رب سے ملاقات کے لیے کھڑی ہو گئی۔

"تہجد سے اللہ مل جاتا ہے پھر اس چیز کا ملنا کیسے ناممکن ہے جسے تم تہجد میں مانگ رہے ہو۔"

دوسری طرف اظہر صاحب کے گھر کی طرف آئیں تو ضرار بھی ابھی وضو کر کے نکلا تھا۔آستین کہنیوں تک فولڈ کر رکھے تھے۔جبکہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

نماز مکمل کر کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ اپنی محبت کو محرم بنا دینے کی دعا مانگ رہا تھا۔وہ محبت جس میں عزت اس کے لیے اولین ترجیح تھی۔وہی عزت جس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وجہ سے وہ کبھی اس کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔وہ جانتا تھا اس کا رب اس کو کبھی مایوس نہیں لوٹائے گا۔یہی یقین ہونا چاہیے ہمارا اللہ پہ۔"پختہ یقین" جس میں مانگنے کے بعد شک کی گنجائش نہ رہے۔

---

www.novelsclubb.com